خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران میں

کُل ہند مقابلۂ حفظ وقرأت قرآن مجید

اور

ہفتۂ وحدت مسلمین

پیغمبر عظیم الشان حضرت محمد مصطفیٰ کی ولادت باسعادت اور ہفتۂ وحدت کے مبارک موقع پر خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران میں مورخہ ۹/اور ۱۰/جون ۲۰۰۱ء دو روزہ کل ہند مقابلۂ حفظ و قرأت قرآن مجید کا اہتمام کیا گیا جس میں ہندوستان کے اکثر دینی مدارس کے طلاب، حفاظ اور قاریان محترم نے شرکت فرمائی۔ دینی مدارس کے اساتذہ اور طالب علموں کے علاوہ شہر دہلی کی نمایاں مذہبی اور علمی شخصیتوں نے بھی اس روحانی اجتماع میں شرکت کی۔

اس پروگرام کے افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد خانہ فرہنگ کے ڈائرکٹر جناب محمد حسن مظفری نے تمام حاضرین کا استقبال کیا اور عید میلادالنبیؐ کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم مسلمانوں کے درمیان قرآن مجید کو مرکز ہدایت واتحاد کا درجہ حاصل رہا ہے لہذا خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران نے اس مبارک موقع پر قرأت وحفظ قرآن پر مشتمل اس ایمان افروز اجتماع کے ذریعہ اس عظیم صحیفۂ الٰہی کو مسلمانوں کی زندگی کا اٹوٹ حصہ بنانے اور قرآن کے سایہ میں تمام اسلامی جماعتوں کے درمیان اتحاد قائم کرنے کی راہ میں عملی قدم اٹھایا ہے۔" اس کے بعد اسلامی

جمہوریہ ایران کے کلچرل کاؤنسلر عزت مآب جناب عیسیٰ رضازادہ نے اپنی تقریر میں ارشاد فرمایا کہ اس مرکز میں آئے دن ثقافتی پروگرام منعقد ہوا کرتے ہیں لیکن قرأت وحفظ کا یہ مقابلہ در حقیقت ہم لوگوں کی نظر میں سب سے زیادہ اہم اور غیر معمولی عظمت کا حامل اسلامی اور روحانی اجتماع ہے۔ خدا کرے کہ قرآن مجید جملہ مسلمانوں کے ہر شعبۂ زندگی کے لئے نمونۂ عمل بن جائے۔" افتتاحی اجلاس کے آخری مقرر کی حیثیت سے اصفہان یونیورسٹی کے پروفیسر قاری ستودہ نیا نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ خداوند عالم کا شکر واحسان کہ اس نے آپ لوگوں کے ساتھ مجھے بھی اس ایمان پرور محفل قرآن میں شرکت کی توفیق عنایت فرمائی۔ چونکہ ایسے اجتماع میں شرکت کرنا شعائر عالیہ اسلامی کی تعظیم ہے لہذا بارگاہ عالیہ الٰہی سے اس کا اجر وثواب بھی یقینی ہے۔" اس افتتاحیہ اجلاس کی نظامت اور ایرانی مقررین کے خطاب کی ترجمانی کے جملہ فرائض جواہر لال یونیورسٹی میں فارسی کے استاد ڈاکٹر اختر مہدی نے انجام دئے۔ اس کے بعد دو روز تک مقابلۂ حفظ و قرأت کا سلسلہ قاری محمد یاسین اور مولانا افروز مجتبیٰ صاحب کی نگرانی میں چلتا رہا جس میں تقریباً ۹۰ قاری اور حافظ حضرات نے اپنی مہارت کا مظاہرہ کیا۔ اور ایران سے آئے ہوئے مہمان قاری ستودہ، نیا حافظ محمد فرقان قاسمی اور حافظ قاری قربان جمیل قاسمی نے قاضی کے فرائض انجام دئے۔

اسی طرح ۱۰ر جون ۲۰۰۱ء کو نماز عصر کے بعد اس پروگرام کا اختتامی اجلاس منعقد ہوا جس میں سب سے پہلے کلچرل کاؤنسلر عزت مآب رضازادہ صاحب نے اپنی پسندیدہ ودلکش آواز میں قرآنی آیات کی تلاوت فرمائی۔ اس اجلاس میں ہندوستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے حافظ و قاری حضرات نیز دہلی کی نمایاں شخصیتوں کے علاوہ مسجد

فتحپوری، دہلی کے امام جمعہ وجماعت جناب ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد، ڈاکٹر سید فاروق اور سید شریف الحسن نقوی صاحب نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرمائی۔ قرآنی آیات کی تلاوت کے بعد ایرانی اور ہندوستانی طالب علموں نے عربی زبان میں ایک جماعتی ترانہ پیش کیا اور اس کے بعد تنظیم مدارس کے نمائندہ حجت الاسلام جناب آقای شریعت نے حاضرین مجلس سے خطاب فرمایا۔ انہوں نے اپنی تقریر کے ابتدائی مرحلے میں پیغمبر اکرم اور امام جعفر صادقؑ کی ولادت کے موقع پر تمام مسلمانوں کو پر خلوص مبارکباد پیش کی اور قرآن مجید سے منسوب اس مذہبی پروگرام کے انعقاد پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہاکہ در حقیقت کلام سے صاحب کلام کی عظمت واہمیت کا پتہ چلتا ہے اور گذشتہ زمانے کے لوگوں کی شناخت کا واحد ذریعہ ان کا کلام ہی ہے۔ اگرچہ ذات خداوندی کی شناخت ومعرفت بشری عقل وشعور کے بس کی بات نہیں ہے البتہ کلام الٰہی کے ذریعہ ذات باری تعالیٰ کا قدرے اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور قرآنی نور کے سایہ میں اس کی نورانیت کی معرفت حاصل کی جاسکتی ہے اور قرآنی تعلیمات کے سایہ اپنی زندگی کو ان راہوں پر گامزن کیا جاسکتا ہے جو خوشنودی الٰہی کا باعث ہوں۔ جلسہ اختتامیہ کے دوسرے مقرر کی حیثیت سے ڈاکٹر سید فاروق نے فرمایاکہ قرآن اور اسلام کا بنیادی پیغام اسلامی اخوت وبرادری پر مشتمل ہے اور امت اسلامیہ کو اس پیغام کی طرف ہمہ وقت اور ہمہ تن متوجہ رہنا چاہئے۔

اختتامیہ اجلاس کے دوسرے مقرر سید شریف الحسن نقوی صاحب نے اپنی مختصر تقریر کی ابتدا میں تمام مسلمانوں کی خدمت میں مبارکباد پیش کی اور فرمایاکہ پیغمبر اکرمؐ کی زندگی کا ہر شعبہ پوری ملت اسلامیہ کے لئے اسوۂ حسنہ کا درجہ رکھتا ہے لہذا ہمارا فریضہ ہے

کہ ہم اپنی زندگی کو سیرت نبوی کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔

پروگرام کے آخری مرحلہ میں مسجد فتحپوری کے امام جمعہ وجماعت مفتی مکرم صاحب نے حاضرین مجلس کی خدمت میں پرخلوص مبارکباد پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ حفظ وقرأت قرآن کے اس مقابلہ نے عید میلاد النبیؐ کی نورانیت میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہے اور دوسری طرف آنحضرت کی ولادت باسعادت کی وجہ سے اس پروگرام کی عظمت میں چار چاند لگ گئے ہیں۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ پیغمبر کا قول وفعل انکی سیرت ہے جس کی خاطر خواہ پیروی اور تبلیغ واشاعت قیامت تک کے مسلمانوں کا فریضہ ہے جیسا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ جو لوگ اس اجتماع میں شاھد کی طرح موجود ہیں وہ تمام غائب وغیر حاضر افراد تک میرا یہ پیغام پہونچادیں۔" اس بیان کی روشنی میں پتہ چلتا ہے کہ نبوی پیغام کو عمومیت عطا کرنا اور اس پر پوری طرح عمل کرنا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے اور ان کی سیرت فقط مسلمانوں کے دائرہ تک محدود نہیں بلکہ دنیائے بشریت کے لئے اسوہ و نمونہ ہے۔

انہوں نے مسرت وخوشحالی اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ آج جمہوری اسلامیؔ ایران میں قرآن کا قانون نافذ ہے جس کی جھلک یوں محسوس کی جاسکتی ہے کہ خانہ فرہنگ ایک سفارتی ادارہ ہوتے ہوئے بھی عید میلاد النبیؐ کا یہ عظیم الشان جشن منعقد کر رہا ہے۔ میں اس موقع پر ملت ایران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی صدارتی چناؤ میں سید علی خاتمی کی شاندار کامیابی پر انہیں بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

اجلاس کے آخری مرحلہ میں اسلامی جمہوریہ ایران کے کلچرل کاؤنسلر عزت مآب جناب عیسیٰ رضازادہ نے جملہ حاضرین مجلس، اور دور دراز سے آئے ہوئے تمام

مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس اختتامیہ اجلاس کی نظامت اور ایرانی مقررین کی ترجمانی کے فرائض ڈاکٹر اختر مہدی نے انجام دئے اور اس کے بعد قاری محمد یاسین اور مولانا افروز مجتبی صاحب نے مقابلے میں پہلا، دوسرا اور تیسرا درجہ حاصل کرنے والے درج ذیل حضرات کو انعام اور سند عطا کروانے کا اہتمام کیا۔

حفظ

☆اول: محمد یونس علی خان، حیدر آباد۔

☆دوم: ذوالفقار احمد، بجنور۔

☆سوم: روح اللہ، دہلی۔

قرأت

☆اول: رحمت اللہ، الہ آباد۔

☆دوم: محمد منیر احمد، حیدر آباد۔

☆سوم: حمید الرحمٰن، بجنور۔

☆☆☆☆